127635 - بیوی نے ماضی کے کچھ اعترافات کیے تو اب خاوند اسے عار دلاتا اور طعنے د یتا اور گالیا نکالتا ہے

سوال

خاوند کی منت و سماجت اور اصرار کے بعد میں نے اپنے ماضی کے بارہ میں بتا دیا، حالانکہ میں توبہ کر چکی تھی اور شادی سے تین برس قبل اپنی اصلاح کر کے دین احکام کا التزام بھی کرنا شروع کر دیا تھا، اور اللہ کے فضل و کرم سے اب تك اس پر قائم ہوں.
لیکن مجھے اس کی باتیں پریشان کرتی ہیں، اور وہ مجھے طعنے دیتا اور فاسق قسم کی عورتوں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میری تربیت اچھی نہیں کی گئی، میں اپنی تقدیر پر راضی ہوں، اور اپنے خاوند سے محبت کرتی ہوں اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے، اور ہمارے حالات کی اصلاح فرمائے، اور جن اور انسانوں میں سے شیطان کو ہم سے دور کرے.
میرا سوال یہ ہے کہ: کیا میری غلطیاں اور وہ گناہ جو میں ماضی میں کر چکی ہوں، ان کی بنا پر مجھے پاك اور عفت و عصمت والی کہنے میں مانع ہیں، کہ میں ایك اچھی اور فاضل پاکباز مسلمان عورت نہیں کہلا سکتی ؟
اور کیا میرا خاوند میرے بارہ میں سوء ظن رکھنے کی بنا پر اور مجھ پر سب و شتم کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا ؟
اور کیا ایسا کرنے پر میرا خاوند ایك پاکباز عورت پر بہتان لگانے والا شمار کیا جائیگا یا نہیں، یا کہ میری جیسی عورت کو پاکباز عورت کہنا جائز نہیں ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خاوند کا اپنی بیوی سے اس کے ماضی کے بارہ میں بتانے کا مطالبہ کرنا یہ اس کی کم فہمی اور سوء تقدیر پر دلالت کرتا ہے، نہ تو عقل ہی اس کو کریدنا اور تلاش کرنا پسند کرتی ہے، اور نہ ہی شریعت اسلامیہ اسے قبول کرتی ہے.

اور پھر بیوی نے خاوند کی بات مان کر اسے اپنا ماضی بتا کر اچھا نہیں کیا بلکہ اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ خاوند اور بیوی کے مابین اکثر ایسا ہو جاتا ہے، لیکن بیوی کو اپنے ماضی کے راز افشا نہیں کرنے چاہیں.

خاوند اور بیوی دونوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے، خاوند اور بیوی دونوں کو اس برے عمل اور فعل سے اجتناب کر کے دور ہی رہنا بہتر ہے، ہم ہر خاوند اور بیوی سے یہی عرض کریں گے کہ آپ لوگ جو کچھ اس سلسلہ میں کرتے ہو

کہ ایک دوسرے کو اپنے ماضی کی باتیں بتانے لگتے ہو یہ شرعی طور پر حلال نہیں.

اور پھر عقل و دانش رکھنے والے شریف لوگوں کا بھی یہ عمل نہیں ہے، اور بیویوں سے بھی ہماری گزارش ہے کہ وہ اللہ کی ستر پوشی سے اپنے آپ ماضی کو پردہ میں ہی رہنے دیں اور کسی بھی لحظہ یہ حماقت کر کے اپنی ازدواجی زندگی کو اجیرن مت بنائیں.

کہ خاوند تمہیں کہے کہ اپنے ماضی کے متعلق بالکل صاف صاف بتاؤ کہ تمہارے کس کس سے تعلقات رہے ہیں یا تم کیا کرتی رہی ہو، تو تم اپنے خاوند کو راضی کرنے کے لیے اپنے راز افشا کرنے لگو اور اسے ماضی کے بارہ میں بتا دو، ایسا بالکل مت کرنا!! کیونکہ اس کی اندھی غیرت اسے برداشت نہیں کر پائےگی

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب بیوی اپنا ماضی ظاہر کریگی جس پر اللہ سبحانہ و تعالی نے پردہ ڈال رکھا تھا تو پھر خاوند کی حالت یہ ہو گی کہ وہ بیوی کے تصرفات میں شک کرنے لگےگا اور آئندہ کے لیے اس پر اعتماد نہیں کریگا.

اس طرح شیطان کو موقع مل جائیگا اور وہ خاوند کو بیوی کی بات چیت اور اس کی شکل اور ہر کام میں شک پیدا کرنے کی کوشش کریگا، یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر خاوند اپنی مردانگی کے معانی ہی کھو بیٹھتے ہیں، اور ان کا دین کم ہو جاتا ہے، اور وہ اپنی بیوی کو ماضی کے طعنے دینے لگتے ہیں.

بلکہ بعض اوقات تو خاوند اپنی بیوی پر بہتان بھی لگانے لگتا اور اسے گالیاں تک نکالنے لگتا ہے، حالانکہ اس نے بیوی سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ اپنے ماضی کے کردار کے بارہ میں بتا دے تو وہ ناراض نہیں ہوگا اور کچھ نہیں کہےگا.

ایسا کرنے میں اس حقیقت کے سوا کچھ نہیں کہ وہ اپنے خراب ماضی کو کھول کر رکھتی دیتی ہے اور اس طرح شیطان کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ ان کی سعادت والی زندگی میں اس طرف سے داخل ہو کر اپنے مکر و فریب کے ذریعہ سے گھر اور خاندان کو تباہ کر کے رکھ دے.

ہم تو اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے کہ عورتوں کو یہی نصحیت کریں کہ ایسا کرنا حرام ہے، چاہے خاوند اصرار بھی کرے اور منت و سماجت اور لجاجت کے ساتھ بھی مطالبہ کرے تو پھر بھی اسے ماضی کے بارہ میں کچھ بتانا حرام ہے، بلکہ تم میں سے ہر ایک اپنے برے ماضی سے انکار ہی کرے.

اور اسے عفت و عصمت اور پاکبازی پر مصر رہنا چاہیے کہ وہ عفت و عصمت کی مالک ایک پاکباز خاتون ہے، اگر کسی کا ماضی برا بھی ہو تو اللہ سبحانہ و تعالی نے جس پر پردہ ڈال رکھا ہے وہ اللہ کے اس پردہ کو مت اتار پھینکے، کیونکہ جو شخص توبہ کر لیتا ہے وہ تو بالکل اسی طرح ہو جاتا ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو.

ہم خاوندوں سے بھی کہیں گے کہ تم بھی اپنے گھرانہ اور خاندان کے متعلق اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرو، اور یہ

جان لو کہ تمہارے لیے اپنی بیویوں سے اس کے ماضی کے بارہ میں دریافت کرنا حلال نہیں ہے.

تم ان کے ماضی کے بارہ میں دریافت کر کے اپنے آپ کو دھوکہ میں مت ڈالو کہ یہ چیز تمہاری ازدواجی زندگی پر اثرانداز نہیں ہوگی؛ بلکہ اس کا برا اثر ضرور ہوگا، اور آپ اپنے اوپر اس کا برا اثر ضرور دیکھیں گے، اور پھر یہیں پر بس نہیں بلکہ آپ کی ازدواجی زندگی پر بھی بہت جلد برا اثر پڑے گا.

حالانکہ اگر آپ کسی کو برا کام اور معصیت و گناہ کرتے ہوئے دیکھیں تو اس حالت میں آپ کو اس پر ستر پوشی کا حکم دیا گیا ہے، تو پھر آپ کسی ایسے ماضی کو کیسے کھدیڑ سکتے ہیں جس میں آپ موجود ہی نہ تھے تا کہ آپ کی سماعت اس پر گواہی دے؟ اور پھر اس بیوی کا ماضی ادھیڑنے کی کوشش جو تیرے بستر کی امین کہلاتی ہے اور تیرے گھر کی محافظ؟!!

اس لیے اپنے آپ اور اپنی بیویوں کے بارہ میں اللہ سبحانہ و تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرو.

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" زوال کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو قیامت کا ذکر کیا، اور قیامت سے قبل کچھ عظیم اور بڑے امور کا ذکر کیا، پھر فرمایا:

جو شخص مجھ سے کسی چیز کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے وہ دریافت کر لے، اللہ کی قسم تم مجھ سے جس چیز کے متعلق بھی دریافت کرو گے جب تك میں اپنی اس جگہ میں ہوں تمہیں اس کے بارہ ضرور بتاؤں گا!!

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے یہ بات سنی تو کثرت سے رونے لگے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے کہنے لگے مجھ سے پوچھ لو.

تو عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیں کہ میرا باپ کون ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے!! ...

صحیح بخاری حدیث نمبر (7294) صحیح مسلم حدیث نمبر (2359).

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کرنے والے راوی ابن شہاب زہری کہتے ہیں:

مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بتایا کہ:

عبد اللہ بن حذافہ کی ماں عبد اللہ بن حذافہ کو کہنے لگی میں نے تجھ سے زیادہ کسی نافرمان بیٹے کے متعلق کبھی نہیں سنا؛ کیا تم نے سمجھا کہ تیری ماں نے وہ کچھ کیا ہے جو اہل جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں، اور تم اسے لوگوں کے سامنے ذلیل کرنا چاہتے تھے ؟!!

اس عورت کی عقلندی دیکھیے اس نے اس سوال میں جو عظیم خرابی پائی جاتی تھی وہ کس طرح سمجھی کہ سائل کے لیے اس میں کتنی عظیم خرابی اور فساد پایا جاتا ہے، اور اس کے نتیجہ میں جو سائل نے فائدہ اور مصلحت سوچی تھی اس سے اس سے حاصل ہونے والی تنگی اور مشتقت کئی حصہ زائد ہے، حالانکہ اسے اپنے اوپر یقین تھا کہ وہ بچہ (عبد اللہ) اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا ہو!!

صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ میں ہے کہ اسی سلسلہ میں اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ فرمان نازل کیا:

اے ایمان والو تم ایسی اشیاء کے بارہ میں مت دریافت کرو کہ اگر ان کے بارہ میں ظاہر کر دیا جائے تو تمہیں برا لگے المآئدۃ (101).

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے یہ اس کے بندوں کو ادب سکھایا گیا ہے اور انہیں " ایسی اشیاء " کے بارہ میں سوال کرنے سے منع کیا گیا ہے جس میں ان کے لیے کوئی فائدہ نہیں؛ کیونکہ اگر ان کے لیے ان امور کو ظاہر کر دیا جائے تو پھر انہیں برا لگے اور ان کے لیے اسے سننا مشکل ہو جائے " انتہی

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (3 / 203).

شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی اپنے مومن بندوں کو ایسے اشیاء دریافت کرنے سے منع کر رہے ہیں جب انہیں بیان کر دیا جائے تو وہ انہیں اچھی نہ لگیں اور وہ پریشان ہو جائیں، مثلا کچھ مسلمانوں کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آباء و اجداد کے متعلق دریافت کرنا، اور ا نکی حالت میں بارہ میں دریافت کرنا کہ آیا وہ جنت میں ہیں یا جہنم میں.

ہو سکتا ہے ہو سکتا ہے اگر سائل کے لیے اسے بیان کر دیا جائے تو اس میں خیر نہ ہو، مثلا ان کا ایسے امور کے بارہ میں دریافت کرنا جو واقعہ ہی نہیں، اور اسی طرح ایسا سوال جس کے نتیجہ میں شریعت میں تشدید پیدا ہو جائے، اور ہو سکتا ہے امت تنگی میں پڑ جائے، اور اسی طرح لا یعنی سوالات کرنا " انتہی

دیکھیں: التفسیر السعدی (245).

سوم:

ہماری سائل بہن آپ نے جو کچھ اپنے خاوند سے کہا ہے اس کی اللہ سبحانہ و تعالی سے توبہ و استغفار کریں کیونکہ یہ معصیت و نافرمانی ہے، آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، اور یہ علم میں رکھیں کہ ماضی میں جو کچھ ہوا اس سے آپ کی پکی و سچی توبہ کرنا اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ زندگی کا ایك نیا صفحہ کھولنا ہے.

کیونکہ " توبہ کرنے والا شخص بالکل ایسی ہی ہے جیسے کسی کا کوئی گناہ نہ ہو "

صحیح ابن ماجہ کی حدیث نمبر (4250) میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی مروی ہے علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

نہیں بلکہ ہم تو اللہ تعالی سے امید رکھتے ہیں کہ آپ کی برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دےگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے بندے کا کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہونے پر وعید کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے:

مگر وہ جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیك و صالح اعمال کیے تو انہی لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور جو کوئی بھی توبہ کرتا اور نیك و صالح اعمال کرتا ہے تو یہی اللہ کی طرف حقیقتا سچا رجوع کرتا ہے الفرقان (70 - 71).

اس لیے ان شاء اللہ آپ اپنے گناہوں کی توبہ کرنے سے بالکل عفت و عصمت والی پاکباز بن کر لوٹیں گی، اور آپ فاسقہ نہیں اور نہ ہی آپ جیسی عورتیں فاسق ہوتی ہیں.

چہارم:

آپ کے خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ آپ کے ماضی پر آپ کو عار دلائے اور اس پر طعن و تشنیع کرے، اور نہ ہی آپ کو گالی نکال سکتا ہے، اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو آپ کو اذیت و تکلیف دینے، اور سب و شتم کی بنا پر خود گنہگار ٹھرےگا، یہ سب کچھ مسلمان شخص کے لیے اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے خلاف کرنا حرام ہے.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مسلمان کو گالی دینا فسق ہے، اور اس سے لڑنا اور قتال کرنا کفر ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5697) صحیح مسلم حدیث نمبر (64).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لغت عرب میں سب یعنی گالی شتم اور انسان کی عزت میں ایسا عیب لگانا جو اس میں نہیں پایا جاتا گالی کہلاتا ہے.

اور فسق لغت عرب میں خروج کو کہتے ہیں جس سے شرعیت میں اطاعت سے باہر ہونا مراد ہے.

اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ:

مسلمان شخص کو ناحق گالی دینا اور ناحق عیب لگانا بالاجماع حرام ہے، اور ایسا کرنے والا شخص فاسق کہلائیگا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بتایا ہے. انتہی

دیکھیں شرح مسلم (2 / 53 - 54).

اور پھر حدیث میں تو کسی کو اذیت و تکلیف دینے اور گناہ کی عار دلانے اور طعنہ دینے اور کسی کا عیب تلاش کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ایسا کرنے والے کے لیے شدید وعید آئی ہے.

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ کے بندوں کو اذیت و تکلیف مت دو، اور نہ ہی انہیں عاد دلاؤ، اور ان کے عیب تلاش مت کرو؛ کیونکہ جس نے بھی اپنے کسی مسلمان بھائی کے عیب تلاش کیے تو اللہ تعالی اس کے عیب کے پیچھے پڑ کر اسے اس کے گھر میں رسوا کر دے گا "

مسند احمد (37 / 88) مسند احمد کے محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

لیکن اگر اس کا سب و شتم بہتان پر مشتمل ہو یعنی زنا اور فحاشی جیسے فعل کا ارتکاب، آپ نے جو کچھ ماضی میں کیا ہے اور خاوند کے سامنے ظاہر کیا ہے اس کے نتیجہ میں اس کی تفصیل پائی جائیگی:

1 - معذرت کے ساتھ ہم یہ کہیں گے کہ: اگر تو آپ سے زنا کا ارتکاب ہوا تھا اور آپ نے خاوند کے سامنے اس کا اقرار بھی کر لیا تو پھر وہ ایسی عبارت بولنے میں جس میں بہتان جیسی بات ہو اس سے وہ بہتان لگانے والا نہیں بن سکتا کیونکہ آپ نے زنا کا اقرار کر کے اپنی پاکبازی و عفت و عصمت ساقط کر دی ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

ایك اعرابی شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کر عرض کرنے لگا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میرا اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ فرمائیں.

اس اعرابی کے مد مقابل دوسرے شخص نے کہا: جو کہ اس سے زیادہ سمجھدار شخص تھا - جی ہاں آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے ساتھ ہی فیصلہ فرمائیں لیکن مجھے کچھ کہنے کی اجازت بھی دیں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو کیا کہنا چاہتے ہو ؟

تو وہ یوں گویا ہوا: میرا بیٹا اس شخص کا ملازم تھا .....

صحیح بخاری حدیث نمبر (6440) صحیح مسلم حدیث نمبر (1697).

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ اس شخص کی جانب سے بیوی پر بہتان تھا، لیکن جب عورت نے زنا کا اعتراف کر لیا تو پھر بہتان کا حکم ساقط ہو گیا.

دیکھیں: الاستذکار (7 / 482).

اس کا یہ معنی نہیں کہ وہ قاذف یعنی بہتان لگانے والا نہیں تو گنہگار بھی نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر بطور سزا تعزیر لگائی جائیگی، نہیں بلکہ وہ اذیت دینے اور فحش کلام کی بنا پر گنہگار ہوگا، اور حاکم و قاضی جو مناسب سمجھے اسے تعزیرا سزا دےگا، اور اس کے لیے ایسا قول تکرار کے ساتھ کہنا جائز نہیں ہوگا.

اس میں قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ: مقذوف یعنی جس پر قذف اور بہتان لگایا جا رہا ہے اس کے پاکباز نہ ہونے کی وجہ سے قاذف پر حد قذف واجب نہیں ہوگی، بلکہ اسے تعزیر لگائی جائیگی، کیونکہ اس نے ایسے شخص کو اذیت و تکلیف دی ہے جسے تکلیف و اذیت نہیں دینی جائز نہیں تھی "

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (33 / 19).

اوپر جو بیان ہوا ہے وہ اصل کے اعتبار سے ہے، لیکن یہاں دو مسئلے ہیں:

اول:

آپ یا کسی اور سے زنا کا اعتراف کرنے والے پر قذف لگانے والا قاذف کہلائیگا یا نہیں ؟

اس میں راجح یہی ہے کہ اگر اس نے مبہم زنا کی تہمت لگائی تو وہ قاذف شمار ہوگا، یا پھر آپ کے سامنے اس نے زنا کا اعتراف نہ کیا ہو اور تہمت لگائی جائے تو قاذف شمار ہو گا.

جس کے متعلق گواہی یا اقرار کے ساتھ زنا ثابت ہو جائے اس کے بارہ میں الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" ابراہیم نخعی اور ابن ابی لیلی رحمہما اللہ سے بیان کیا گیا ہے کہ:

اگر اس نے اس زنا کے بغیر یا پھر مبہم زنا کی تہمت لگائی تو اسے حد لگائی جائیگی؛ کیونکہ تہمت اور بہتان حد واجب کرتی ہے.

لیکن اگر تہمت اور بہتان لگانے والا سچا ہو، اور وہ سچا اس طرح ہو سکتا ہے کہ جب اس نے اس زنا کو بعینہ کسی شخص سے معین کیا، لیکن اس کے علاوہ میں وہ جھوٹا ہوگا اور سچا نہیں مانا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (33 / 19).

دوم:

اگر زنا کے بعد توبہ کر لی ہو تو کیا پھر بھی وہ قاذف شمار نہیں ہو گا ؟

اس میں راجح یہ ہے کہ جس نے زنا سے توبہ کر لی ہو تو وہ بالکل اس کی طرح ہے جس نے زنا نہیں کیا دنیا و آخرت میں اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا کیونکہ حدیث میں آیا ہے:

" توبہ کرنے والا شخص بالکل ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص کا کوئی گناہ نہیں "

لیکن بعض شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ صرف آخرت میں ہے.

اس بنا پر اگر آپ کی توبہ کے بعد اس نے ایسی بات کی جس میں بہتان اور قذف والی بات ہو تو وہ قاذف شمار ہو گا چاہے آپ نے اس کے سامنے اس فعل کا اقرار بھی کیا ہو.

مداوی حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس نے بھی زنا سے توبہ کر لی اور پھر اس پر قذف لگائی گئی تو قذف لگانے والے کو صحیح مسلك کے مطابق حد قذف لگائی جائیگی.

دیکھیں: الانصاف (10 / 171).

2 - اور اگر آپ سے یہ فحش کام کا ارتکاب نہیں ہو لیکن صرف حرام تعلقات ہی تھے یعنی میل جول تھا جو زنا کے ارتکاب تك نہیں پہنچا تو اس حالت میں اگرلا خاوند نے کوئی ایسی بات کی جس میں تہمت اور بہتان تھا تو وہ قاذف

شمار ہو گا.

اور اس بنا پر اسے سب و شتم کے علاوہ اور بھی گناہ ہو گا، اور ا سکا یہ فعل کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے، اس بنا پر اسے حد قذف لگانی واجب ہوگی، اور یہ حدیث اسی (80) کوڑے ہونگے، اور اس پر فسق کا حکم لگایا جائیگا، اور اس کی گواہی قبول نہیں کی جائیگی.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو پاکباز عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں اور پھر وہ اس پر چار گواہ پیش نہ کریں تو انہیں اسی (80) کوڑے لگاؤ اور ہمیشہ کے لیے ان کی گواہی قبول نہ کرو، ا ور یہی لوگ فاسق ہیں النور (4).

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے بہتان لگانے والے کو دنیا و آخرت میں وعید سنانے ہوئے فرمایا ہے:

یقینا وہ لوگ جو پاکباز اور غافل مومن عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے، اور ان کے لیے عذاب عظیم ہے النور (23).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

آپ کے خاوند کے لیے حلال نہیں کہ وہ آپ کی ماضی کے آپ کو طعنے دے، اگر آپ نے فحش کام نہیں کیا تو اس کا آپ کی عزت میں طعن کرنا تہمت اور قذف کہلائیگا، اور اگر آپ سے یہ فحش کام صادر تو ہوا لیکن آپ اس سے توبہ کر چکی ہیں تو بھی وہ قاذف یعنی بہتان لگانے والا ٹھرےگا، اور اس طرح وہ حد قذف اور وعید کا مستحق ہوگا.

ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ درج ذیل سوال نمبر کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (7650) اور (91961).

واللہ اعلم .